اداریہ

فوجی انقلاب

سات نکاتی ایجنڈا اسوقت تک بے جان اور ادھورا ہے جب تک آئمیں نفاذ اسلام اور قیام پاکستان کے مقاصد کی تکمیل کو شامل نہیں کیا جاتا۔

پاکستان کی تاریخ میں 12 اکتوبر 99ء کا دن بھی ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ جس دن کا سورج جب طلوع ہوا تو محمد نواز شریف وزارت عظمی کی مسند پر متمکن تھے۔ لیکن غروب آفتاب کے ساتھ ہی قوم نے یہ عجیب منظر بھی ملاحظہ کیا کہ مستحکم اور مضبوط حکومت کا دعویٰ کرنے والے وزیر اعظم اپنے جملہ وزراء اور رفقاء کے ہمراہ پردہ سکرین سے کیسے غائب ہوئے؟ خصوصاً شام چار بجے سے رات دس بجے تک کی کیفیت ناقابل بیان ہے۔ ان پر اسرار حالات میں کوئی بھی نہیں جانتا تھا کہ اگلے لمحے کیا ہوگا؟ کون غالب اور کون مغلوب ہوگا؟ پوری قوم' قومی اور بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کو پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ سن رہی تھی اور لمحہ بہ لمحہ بدلتے پریشان کن حالات قوم کو جذباتی کیفیت میں مبتلا کر رہے تھے۔ بھنور میں پھنسی ہچکولے کھاتی کشتی کے سواروں کی طرح قوم بھی کسی تجربہ کار ملاح کے چہرے کو دیکھنے کے لئے بے قرار تھی۔ ایک ایک لمحہ سالوں پر بھاری ہو چکا تھا۔ آخر تان اس پر ٹوٹی کہ وزیر اعظم محمد نواز شریف کو برطرف کر دیا گیا ہے۔ کیوں اور کیسے؟ کوئی نہیں جانتا۔

قیام پاکستان سے لے کر آج تک قوم نے تواتر کے ساتھ ایسے انقلاب دیکھے اور سنے ہیں اور اب پوری رعایا اس بات کی عادی ہو چکی ہے۔ انہیں معلوم ہے کہ یہاں ان کے ہاتھوں سے بنے گھروندے دوسروں کی پاؤں کی ٹھوکر سے گرائے جاتے ہیں۔ یہاں انقلاب کوئی بھی آئے قوم کولہو کے بیل کی طرح ایک ہی چکر میں رہتی ہے کہ یہی ان کا مقدر ہے۔ ممکن ہے بعض حضرات نے سکھ کا سانس لیا ہو کہ شاید اندھیری شب کے بعد طلوع ہونے والی سحر ان کی امیدوں کو ثمر آور کر دے۔ لیکن ان بیتے چند دنوں نے اسے جس قدر مضمحل کیا ہے شاید پہلے کبھی نہ ہوں۔

آئین کی روح سے منتخب حکومت کی مدت پانچ سال ہے لیکن یہاں ایسا نہیں ہوتا بلکہ وہی ہوتا ہے جو منظور فوج ہوتا ہے۔ تاریخ اسلام کا ایک سچا واقعہ ملاحظہ فرمائیں:

خلافت عباسیہ میں محمد بن جعفر معتز باللہ ترک امراء کی حمایت سے خلیفہ بنے تخت نشینی کے بعد بعض امراء نے نجومیوں سے یہ دریافت کیا کہ ہمیں زائچہ دیکھ کر بتائیں کہ خلیفہ کی زندگی اور مدت خلافت کتنی ہوگی؟ حاضرین میں سے کسی حقیقت شناس ظریف نے کہا کہ میں ان سے زیادہ صحیح بتا سکتا ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ تم ہی بتاؤ! اس نے برجستہ کہا جب تک ترک چاہیں گے۔

قوم کی بدنصیبی ہے کہ یہاں آنے والی سب حکومتیں ایسے طریقے سے رخصت ہوئیں کہ اپنی بداعمالیوں کے باوجود وہ مظلوم نظر آنے لگیں اور قوم نے ترس کھا کر انہیں دوبارہ ایوان اقتدار تک پہنچایا تاکہ وہ جذبہ حب الوطنی کے تحت قوم کی دوبارہ خدمت کر سکے اور اپنے ایجنڈے کی تکمیل کر سکیں۔ لیکن پھر وہی منظر فلمایا جاتا ہے اور عذر گناہ کا موقع فراہم کر دیا جاتا ہے۔ ہم پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ کسی حکومت کو بھی اپنی مدت پوری کرنے کا حق دیا جاتا۔ تو شاید آج پاکستان میں اتنی سیاسی جماعتیں نہ ہوتیں۔ اپنی بداعمالیوں اور ناقص کارکردگی کے جرم میں قوم نہ صرف انہیں مسترد کرتی بلکہ ہمیشہ کے لئے دیس نکالا دے دیتی لیکن یہ راز جانتے ہوئے ہی یہ کھیل کھیلا جاتا ہے اور ان نیم مردہ گھوڑوں میں دوبارہ روح پھونکی جاتی ہے تاکہ یہ ایک بار پھر قوم پر مسلط ہوں اور ان کے ساتھ سنگین مذاق کریں۔

نواز شریف کی برطرفی اب قصہ پارینہ ہے لیکن قوم ان کے اچھے اعمال کی ہمیشہ تحسین کرے گی۔ بلاشبہ ان کے اچھے کاموں کی

ایک مکمل فہرست ہے۔ جن میں اسلامی نظام کے نفاذ میں پیش رفت' موٹروے' ایٹمی دھماکہ' میزائل سازی' ظالمانہ چونگی اور ضلعی ٹیکس کا خاتمہ' نظام امتحانات کی اصلاح' نصاب تعلیم میں قرآن مجید کا ترجمہ اور ناظرہ قرآن کی تعلیم' شادی بیاہ پر کھانے کی پابندی' شہروں کی سڑکوں کی از سر نو تعمیر اور کشادگی وغیرہ۔ لیکن کچھ ایسے کام بھی ہیں جو غیر پسندیدہ ہیں۔ جن میں جمعہ کی جگہ اتوار کی تعطیل' سودی نظام کا فروغ' بچوں کے ذریعے انعامی سکیموں کی آڑ میں جوا' جعلی پولیس مقابلے' بے جا اسراف اور قومی اداروں کے ساتھ بلاوجہ محاذ آرائی۔

اس بات پر اب یقین کر لینا چاہئے کہ عوامی سطح پر یہ روزمرہ کی تبدیلیاں بے معنی ہو کر رہ گئیں ہیں۔ اب وہ اس بات سے بے نیاز ہیں کہ کون آتا ہے اور کون جاتا ہے۔ انہیں اس بات سے کوئی سروکار نہیں کہ حکومت عوامی ہے یا فوجی' ان کا تو صرف یہ تقاضا ہے کہ ملک میں امن و سکون ہو' کاروبار میں تیزی ہو' نچلی سطح تک خوش حالی ہو اور بے روزگاری کا خاتمہ ہو۔ اس فوجی انقلاب سے لوگوں میں ملا جلا رجحان پایا جاتا تھا کہ شاید اب کی بار بہترین' مخلص اور دیانتدار لوگوں کی ٹیم حکمرانی کے فرائض سرانجام دیں گے۔ لیکن سیکورٹی کونسل اور کابینہ کے اعلان کے ساتھ ہی انہیں بے پناہ مایوسی ہوئی۔ انہی افراد کو لانے کے لئے اتنے بڑے ڈرامے کی کیا ضرورت تھی۔

آزمودہ را آزمودن جہالت است

جنرل پرویز مشرف کن خوبیوں وصلاحیتوں کے مالک ہیں۔ کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ لیکن ان چند دنوں میں انہوں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے اور ان کی جو تصاویر اخبارات کی زینت بنتی ہیں' ان سے بہت تشویش ہوئی' اس سے انکی فکر اور ذہنی کیفیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ مصطفیٰ کمال پاشا کی نہ جانے وہ کونسی ادا ہے جو آئیڈیل کا سبب بنی ؟ انگریزوں کا پاوردہ نام نہاد مسلمان اسلامی تہذیب و تمدن اور ثقافت' عربی زبان' قرآنی تعلیمات' اذان' پردہ' داڑھی کا خاتمہ کرنے والا یہ دین دشمن آخر جنرل پرویز کی پسندیدہ شخصیت کیسے قرار پایا؟ فلسطین کی تباہی اور اسرائیل کے قیام میں مصطفیٰ پاشا کا ہی تو کمال ہے۔ سیکولرازم کا حامی خلافت عثمانیہ کی تباہی کا سبب بنا۔

وطن عزیز پاکستان دو قومی نظریے کی بنیاد پر ہی وجود میں آیا۔ وہ اجتماعی نظریہ جس کے لئے قوم بے پناہ قربانیاں دے چکی ہے اور اب تک آزمائش میں مبتلا ہے۔ وہ کیونکر اس پیارے وطن کو ترکی بننے دیں گے۔ اس لئے چیف ایگزیکٹو آف پاکستان کو یہ جان لینا چاہئے کہ وہ نہ صرف سرحدوں کے محافظ ہیں بلکہ نظریہ پاکستان کے بھی چوکیدار ہیں۔ اگر اس ضمن میں انہوں نے کسی قسم کی کمزوری کا مظاہرہ کیا اور نظریہ پاکستان پر کوئی حرف آیا تو یاد رکھیں کہ دشمن کو قیام پاکستان کے خلاف ایک جواز ملے گا۔ اس لئے ہماری ان سے گزارش ہے کہ وہ پاکستان اور اسلام کے بارے میں اپنا علم درست کریں اور کوئی ایسی بات نہ کریں جو پاکستانی قوم اور مسلم امہ کی دل آزاری کا سبب بنے۔

سات نکاتی ایجنڈا اس وقت تک بے جان اور ادھورا ہے جب تک اس میں نفاذ اسلام اور قیام پاکستان کے مقاصد کی تکمیل کو شامل نہیں کیا جاتا۔ ہمیں پاکستان کی تمام سیاسی اور دینی جماعتوں پر افسوس ہے جنہوں نے سات نکاتی ایجنڈے کی تحسین کی ہے۔ لیکن نفاذ اسلام کا مطالبہ نہیں کیا۔ غالباً ان کے نزدیک یہ ایک غیر آئینی حکومت ہے وہ کیونکر یہ کام سرانجام دے سکتی ہے۔ کس قدر دکھ کی بات ہے کہ سات نکاتی ایجنڈے کی تکمیل بھی تو فرد واحد کے احکامات سے ہو رہی ہے۔ اس کی آئینی حیثیت کے بارے میں کیا رائے ہے ؟ اگر نفاذ اسلام کا کام بھی ان کے ہاتھوں انجام پا جائے تو کیا اعتراض ؟ ہم جنرل پرویز مشرف سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ اس ضمن میں فی الفور عملی قدم اٹھائیں گے اور جمعہ کی تعطیل بحال کر کے اس مبارک کام کا آغاز کر دیں گے اور اس تاثر کو زائل کریں گے کہ موجودہ سیٹ اپ اس لئے وجود میں آیا ہے کہ مارچ میں ہونے والے سینٹ کے الیکشن میں وہ شریعت بل پاس ہو جانا تھا جس میں قرآن و حدیث کو پاکستان کا سپریم لاء بنایا گیا ہے۔ اس کا راستہ روکنے کے لئے یہ فوری اقدام اٹھایا گیا۔ اس لئے بد عنوانی اور کرپشن کے خاتمہ کے ساتھ شریعت کا نفاذ ازحد ضروری ہے۔

اسلامی نظام ہی وہ واحد راستہ ہے جس کے ذریعے یہ ملک امن کا گہوارہ بن سکتا ہے اور لوٹ کھسوٹ اور رشوت کا راستہ بند کیا جا سکتا ہے اور معاشرتی برائیوں کا فوری خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔

مجرم کوئی بھی ہو سزا کا مستحق ہے۔ لیکن اس کے ساتھ عدل سے کام لینے کی بھی تلقین ہے:

اعدلوا هو اقرب للتقوى.

محمد نواز شریف اس وقت فوج کی تحویل میں ہیں۔ ان پر کیا کیا الزامات ہیں اس کا

بقیہ صفحہ نمبر ۹